امن سے تاریخی وفطری وابستگی

ہماری تاریخی خصوصیات میں ایک نمایاں بات امن، سے بھرپور وابستگی بھی ہے۔امن کے قبیلہ کا ہر لفظ ہماری اس وابستگی میں شامل ہے۔ ایمان اور اسلام بھی امن کے سگے رشتہ دار ہیں۔ امن سے جڑے جتنے بھی اچھے لفظ مثلاً امن پسندی، امن نوازی، امن دوستی، امن پرستی۔۔۔۔سب کے ساتھ ہمارا امتیاز اپنی جگہ برقرار رہا ہے۔ یہی وابستگی تھی کہ اسلام کی فلاح آمیز آواز اٹھتے ہی جو مصائب وشدائد کا طوفان اٹھا تھا، اس سے ایک حد تک نپٹنے کی راہ میں ہم نے امن کے نئے نئے ٹھکانے تلاش کئے۔ پردیسی تو ہو گئے، اور اس وقت جب سفر کی سختیاں اور مصائب انتہائی سوہان روح تھیں (آج جن کا اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا) اور پردیس کے اجنبی اور گونگے بہرے اور رتوندھی کے مارے ماحول میں اپنی پہچان گنوائے بنا رہ جانا قیامت سے نباہ کرنے سے کم نہیں تھا۔ اس طرح ہم نے سِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ' کو ذہن میں رکھتے ہوئے

(سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے ہزا رہا شجر سایہ دار راہ میں ہیں)

کی عملی تصویر میں شجر کی پہچان ہی نہیں کی، شجر ابھارے بھی اور اس میں سایہ کے رنگ بھرے اور سب سے اوپر ہجرت کو باوقار اور پرکشش ادارہ بنا دیا۔ یہ اس ہجرت کی بات جو سیاست کی چشم بد سے دور رہی۔ ہندوستان میں ہماری آمد اسی پر امن ہجرت کی ایک کڑی تھی۔ یہاں کی فضاؤں میں امن، مظلوم نوازی اور ہمدردیوں کے عناصر گھلے ہوئے رہے۔ اس طرح امن کی فصل کے لئے ہمیں اچھی اور ہموار زمین ملی۔ گنگا جمنی تہذیب بھی اسی امن وآشتی کی پیداوار ہے اور اسی طرح صوفی سنتوں والی پریت کی ریت بھی۔

امن سے یہ وابستگی تاریخ کی کوئی بنائی ہوئی نہیں ہے، فطری ہے جو تاریخ میں نمایاں ہو کر رہی۔ امن فطرت کا تقاضا ہے، ساری کائنات امن پر ہی قائم ہے۔ ستاروں، سیاروں کا نظام ہو، الکٹران (برقیہ) کا نظم ہو، انسان، جانوروں اور نباتات میں مختلف حیاتیاتی نظام ہوں، سب امن کی بنیاد پر قائم ہیں۔ اسے ہی دوسرے لفظوں میں توازن واعتدال بھی کہتے ہیں۔ اس طرح امن سے ہماری وابستگی حسب معمول ہے۔ حسب معمول ہونا کوئی خاص بات نہیں ہوتی کہ قابل ذکر ہو۔ لیکن دنیا میں اکلوتی مخلوق جو فطرت سے کھلواڑ کر سکتی ہے اور برابر کرتی رہتی ہے، اس نے دنیا میں امن نایاب کر دیا ہے:۔

بحر عالم میں بلا خیز تلاطم ہے بپا نا خدا بنتے ہیں طوفان اٹھانے والے

ان 'ناخداؤں' (جنہیں طاغوت کہہ سکتے ہیں) کے اٹھائے طوفانوں کے رہتے ہماری حسب معمول امن بستگی قابل ذکر ہی نہیں غیر معمولی شاہ سرخی بن گئی یہ شاہ سرخی بھی ہماری تاریخ کا سرنامہ رہی ہے۔

دعا ہے یہ سرنامہ حقیقی ناخدا کے ظہور تک قائم رہے۔

اَللّٰهُمَّ عَجِّلۡ فَرَجَهُ وَسَهِّلۡ مَخۡرَجَهُ۔

(م.ر.عابد)